Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون ۴۴۹

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ وَاِنَّ مَا تَوْفِیْقِیْ اِلَّا بِاللّٰہِ مَقَامًا مَحْمُوْدًا

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

یوم جمعرات

The Daily ALFAZL RABWAH

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

قیمت فی پرچہ ۴۵ پیسے

جلد ۳۵ | ۸ شبان ۱۴۰۱ھ ۱۱ احسان ۱۳۶۰ ش ۱۱ جون ۱۹۸۱ء | نمبر ۱۳۲

جون کے باقی ایام میں

جماعت کی پریشانیاں دور ہونے کے لئے کثرت سے دعائیں کریں

یہ وقتی ادوار ہیں جو مومنوں کی زندگی میں آتے رہتے ہیں

دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ پہلے کی طرح اب بھی ہماری مدد کو آئے

مسجد احمدیہ اسلام آباد میں سیدنا حضور انور ایدہ اللہ کے خطبہ جمعہ کا خلاصہ

اسلام آباد ۵ احسان / جون۔ سیدنا حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے آج جمعہ کی نماز یہاں مسجد احمدیہ میں پڑھائی۔ اور ایک روح پرور خطبہ ارشاد فرمایا۔ حضور نے گزشتہ خطبات کے تسلسل میں اصل مضمون بیان کرنے سے قبل فلسفہ دعا پر روشنی ڈالتے ہوئے احباب جماعت کو یہ پُرزور تلقین فرمائی کہ جون کا مہینہ جو باقی رہ گیا ہے اس میں خصوصی طور پر بڑی کثرت سے دعائیں کریں کہ اللہ تعالیٰ جماعت کی پریشانیوں کو دور فرمائے۔

تشہد و تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور نے فرمایا کہ پہلی بات جو میں کہنا چاہتا ہوں یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے تفصیل کے ساتھ دعا کا طریق اور دعا کا فلسفہ قرآن عظیم میں بیان کر دیا ہے اور میں نے متعدد بار دوستوں کو بتایا ہے کہ دعا کے بغیر اور دعا کے نتیجہ کے بغیر یہ زندگی زندہ رہنے کے قابل نظر نہیں آتی۔ فرمایا اللہ کی ذات کے متعلق قرآن کریم نے ہمیں یہ علم دیا ہے کہ وہ ہر جگہ ہے اس پر انسان کے دماغ میں یہ سوال پیدا ہوتا تھا کہ ہر جگہ تو ہے۔ لیکن میں اسے کہاں ملوں کیا ان گیلیکسیز GALAXIES میں اسے تلاش کروں۔ جن کا انسان کو ابھی علم ہی نہیں یا چاند یا سورج یا ستاروں میں اسے تلاش کروں۔ قرآن کریم نے اس بنیادی سوال کا جواب دیا ہے۔ اور بتایا ہے کہ اگر اور جب میرے بندے میرے متعلق پوچھیں تو انہیں کہہ دو کہ

اِنِّیْ قَرِیْبٌ

کہیں اور جانے کی ضرورت نہیں میں تمہارے پاس ہوں، مجھے پانے کے لئے کہیں اور جانے کی ضرورت نہیں ہے۔ اپنے قرب میں مجھے پاؤ گے خدا تعالیٰ ہمیں کہتا ہے کہ تمہیں مجھے پکارنے کے لئے اونچا بولنے کی بھی ضرورت نہیں۔ کیونکہ یہ اعلان کیا گیا ہے کہ جو کچھ تمہارے شعور میں ہے۔ سینوں اور خیالات کے اندر ہے اسے بھی اللہ تعالیٰ جانتا ہے۔

اُجِیْبُ دَعْوَۃَ

امتحان دینے والے جملہ طلباء اور طالبات کے لئے

حضور ایدہ اللہ کا نہایت اہم تاکیدی ارشاد

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنے خطبہ جمعہ ۸ مارچ ۱۹۸۰ء میں جملہ احمدی طلباء اور طالبات کو مخاطب کر کے فرمایا ہے۔

پہلی بات جو میں چاہتا ہوں کہ آپ کریں مجھے خوشی پہنچانے کے لئے وہ یہ ہے کہ ہر احمدی بچہ (یا احمدی بچی) جو پہلی کلاس سے لیکر پی ایچ ڈی تک (کسی بھی کلاس یا درجہ کا) امتحان دے وہ نتیجہ نکلنے پر (خواہ پاس ہو یا فیل) مجھے خط لکھے۔

اخبار احمدیہ

۔۔ ربوہ ۹ احسان / جون۔ سیدنا حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز آجکل اسلام آباد میں قیام فرما ہیں۔ حضور کی صحت کے بارے میں جناب امیر صاحب مقامی محترم صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب کی خدمت میں آمدہ ۸ جون رات ۸ بجے کی اطلاع کے مطابق حضور کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے الحمد للہ۔

احباب کرام التزام اور توجہ سے اللہ تعالیٰ کے حضور دعائیں کرتے رہیں کہ ہمارا قادر خدا ہمارے محبوب آقا ایدہ اللہ کو اپنے بے انتہا فضلوں اور بے شمار برکتوں سے نوازتا رہے۔ حضور کو اپنی تائید سے ہر دم نوازتا رہے۔ آمین

۔۔ حضرت سیدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت اللہ تعالیٰ کے فضل سے پہلے سے بہتر ہے الحمد للہ

احباب کرام التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ حضرت سیدہ ممدوحہ کو صحت و سلامتی سے رکھے اور شفائے کامل و عاجل عطا کرے آمین

۔۔ خاکسار کو آج کل پھر چند روز سے روکاوٹ پیشاب کی زیادہ تکلیف ہو گئی ہے۔ جس سے مثانہ میں درد اور متواتر جلن کا شکار رہتا ہوں۔ بزرگان سلسلہ اور احباب کرام سے درخواست ہے کہ اس عاجز کی صحت کاملہ کے لئے دعا کر کے احسان فرمائیں۔

محمد صدیق امرتسری
سابق مبلغ مغربی افریقہ حال لاہور

اُدْعُوْنِیْٓ اَسْتَجِبْ لَکُمْ

(البقرہ ۱۸۷)

دعا کو اس کی شرائط کے ساتھ مانگو۔ میں اسے قبول کروں گا۔ فرمایا انسانی زندگی میں نشیب و فراز اونچ نیچ لگی ہوئی ہے۔ یہ زندگی کا خاصہ ہے۔ عسر اور یسر کا بھی قرآن کریم نے ذکر کیا ہے۔ اس پس منظر میں میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ جون کا مہینہ جو باقی رہ گیا ہے۔ اس میں خصوصی طور پر بڑی کثرت کے ساتھ دعائیں کریں کہ اللہ تعالیٰ جماعت کی پریشانیوں کو دور کرے اور جس طرح ہمیشہ ہی اپنی ۹۲ سالہ زندگی میں ہم نے مشاہدہ کیا ہے۔ وہ ہماری مدد کو آئے کیونکہ جس وقت دنیا کے سارے دروازے انسان پر بند ہو جاتے ہیں۔ تو صرف ایک دروازہ ایسا ہے۔ جس کے متعلق یہ اعلان کیا گیا ہے کہ وہ انسان پر بند نہیں ہوتا۔ وہ اللہ تعالیٰ کا دروازہ ہے۔ اسے کھٹکھٹائیں پریشانیاں دور ہو جائیں گی انشاء اللہ تعالیٰ۔ یہ وقتی ادوار ہیں۔ جو مومن اور حقیقی مسلمان کی زندگی میں آتے ہیں اللہ تعالیٰ نے کہا ہے کہ میں تمہیں آزماؤں گا۔ یہ ادوار آئیں گے۔ لیکن ابدی اور حقیقی خوشیاں اس زندگی میں بھی سوائے مومن کے اور

(باقی دیکھیں ص

پبلشر: مسعود احمد۔ پرنٹر: سید عبدالحی۔ مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ۔ مقام اشاعت: دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ

۸ شعبان ۱۴۰۱ھ

۱۱ احسان ۱۳۶۰ ہش

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ظلم کے استیصال اور قیام امن کا ضامن بنیادی خلق

عدل وہ بنیادی خلق ہے جس سے معاشرہ میں ظلم کے استیصال اور قیام امن کی ضمانت ملتی ہے امن ظلم کی وجہ سے برباد ہوتا ہے اور ظلم ہمیشہ عدل سے کام نہ لینے کے نتیجہ میں پیدا ہوتا ہے اسی لئے اسلام نے عدل کے قیام پر بہت زور دیا ہے۔ حتیٰ کہ انبیاء علیہم السلام کی بعثت کی غرض ہی یہ بیان فرمائی ہے کہ تا ان کے ذریعہ سے عدل کا قیام عمل میں آئے چنانچہ اللہ تعالیٰ ان کی بعثت کی اس غرض کا ذکر کرتے ہوئے فرماتا ہے:۔

لَقَدْ اَرْسَلْنَا رُسُلَنَا بِالْبَيِّنٰتِ وَاَنْزَلْنَا مَعَهُمُ الْكِتٰبَ وَالْمِيْزَانَ لِيَقُوْمَ النَّاسُ بِالْقِسْطِ ج (الحدید آیت: ۲۶)

ترجمہ: ہم نے اپنے رسولوں کو کھلے نشانات دے کر بھیجا اور ان کے ساتھ کتاب اور میزان بھی اتاری تاکہ تمام لوگ انصاف پر قائم رہیں۔

اسلام نے عدل پر اتنا زور دیا ہے کہ اس میں مسلم اور غیر مسلم، دوست اور دشمن نیز اپنے اور پرائے، عزیز و اقارب اور اغیار کے مابین سرے سے کوئی تفریق روا ہی نہیں رکھی۔ بلا استثناء اس نے ہر ایک کا یہ حق تسلیم کیا ہے کہ اس کے ساتھ بہر طور عدل کیا جائے۔ اس نے اس امر کی سرے سے اجازت ہی نہیں دی کہ جنبہ داری سے کام لے کر یعنی اپنوں کو فائدہ پہنچانے کی خاطر دوسروں کو نقصان پہنچایا اور اس طرح انصاف کا خون کیا جائے۔ اسلام کہتا ہے کہ بہر صورت و بہر حال حق بحقدار رسید پر عمل پیرا ہونا ضروری ہے۔ اس میں مومن اور کافر، مسلم اور غیر مسلم، اپنے اور پرائے کا سوال ہی پیدا نہیں ہونا چاہیئے۔ اس نے تو یہاں تک کہا ہے کہ اگر تمہیں خود نقصان پہنچتا ہے تو اسے بطیب خاطر برداشت کرو اور انصاف پر کوئی آنچ نہ آنے دو اسی لئے اس نے مومنوں کو ہدایت فرمائی ہے:۔

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُوْنُوْا قَوّٰمِيْنَ بِالْقِسْطِ شُهَدَآءَ لِلّٰهِ وَلَوْ عَلٰۤى اَنْفُسِكُمْ اَوِ الْوَالِدَيْنِ وَالْاَقْرَبِيْنَ ج اِنْ يَّكُنْ غَنِيًّا اَوْ فَقِيْرًا فَاللّٰهُ اَوْلٰى بِهِمَا فَلَا تَتَّبِعُوا الْهَوٰۤى اَنْ تَعْدِلُوْا ج وَاِنْ تَلْوٗۤا اَوْ تُعْرِضُوْا فَاِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرًا ۝ (النساء آیت ۱۳۶)

ترجمہ: اے ایماندارو! تم پوری طرح انصاف پر قائم رہنے والے اور اللہ کے لئے گواہی دینے والے بن جاؤ گو تمہاری گواہی) تمہارے اپنے خلاف یا والدین یا قریبی رشتہ داروں کے خلاف پڑتی ہو۔ اگر وہ (جس کی خلاف گواہی دی گئی ہے) غنی ہے یا محتاج ہے تو (دونوں صورتوں میں) اللہ ان دونوں کا (تم سے) زیادہ خیر خواہ ہے۔ اس لئے تم (کسی ذلیل) خواہش کی پیروی نہ کیا کرو تا عدل کر سکو اور اگر تم (کسی شہادت کو) چھپاؤ گے یا (اور حق سے) پہلو تہی کرو گے تو (یاد رکھو) جو کچھ تم کرتے ہو اللہ اس سے آگاہ ہے۔

اسی طرح اللہ تعالیٰ نے ایسی قوم سے معاملہ کرنے میں بھی جس کے ساتھ دشمنی چل رہی ہو عدل و انصاف کو ملحوظ رکھنے کی تلقین فرمائی ہے۔ چنانچہ فرماتا ہے:۔

وَلَا يَجْرِمَنَّكُمْ شَنَاٰنُ قَوْمٍ عَلٰۤى اَلَّا تَعْدِلُوْا ؕ اِعْدِلُوْا هُوَ اَقْرَبُ لِلتَّقْوٰى ص (المائدہ آیت: ۹)

ترجمہ: اور کسی قوم کی دشمنی تمہیں ہرگز اس بات پر آمادہ نہ کرے کہ تم انصاف نہ کرو۔ تم (بہر حال) انصاف سے کام لو۔ وہ تقویٰ کے زیادہ قریب ہے۔

اس حکم سے عدل کی بنیادی اہمیت واضح ہوئے بغیر نہیں رہتی۔ دشمن قوم سے بھی ناانصافی کرنے کی اجازت نہیں۔ اس کے ساتھ معاملہ کرنے میں بھی عدل کو ملحوظ رکھنا لازمی قرار دیا گیا ہے۔ عدل یہی ہے کہ جس چیز کو تم اپنے لئے ناپسند کرتے ہو اسے کسی حال میں بھی اس کے لئے ہرگز روا نہ رکھو۔ اگر تم اپنے بزرگوں کا احترام کرتے ہو اور یہی چاہتے کہ اس پر کوئی پابندی عائد ہو تو اس کا بھی یہ حق ہے کہ وہ اپنے بزرگوں کا پورا پورا احترام کر سکے۔ اسے خود اپنے بزرگوں کا روایتی احترام ترک کرنے پر مجبور نہ کیا جائے۔ جب تم اپنے لئے یہ چاہتے ہو کہ تم اپنے عقائد کا برملا اظہار کرنے اور ان پر عمل پیرا ہونے میں آزاد ہو تو اس قوم کا بھی جس کے ساتھ تم دشمنی رکھتے ہو یہ حق ہے کہ وہ اپنے عقائد کا اسی طرح برملا اظہار کر سکے اور ان پر عمل پیرا ہو سکے۔ اس پر اس بارہ میں کسی قسم کی قدغن لگانا عدل کے سراسر منافی ہوگا۔ اسلام نے تو عدل کا اس حد تک پاس کیا ہے کہ وہ شرک کا شدید مخالف ہونے کے باوجود مسلمانوں کو اس امر کی اجازت نہیں دیتا کہ وہ مشرکوں کے بتوں کو برا بھلا کہیں۔ چنانچہ وہ انہیں حکم دیتا ہے:۔

وَلَا تَسُبُّوا الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ فَيَسُبُّوا اللّٰهَ عَدْوًاۢ بِغَيْرِ عِلْمٍ ؕ كَذٰلِكَ زَيَّنَّا لِكُلِّ اُمَّةٍ عَمَلَهُمْ ثُمَّ اِلٰى رَبِّهِمْ مَّرْجِعُهُمْ فَيُنَبِّئُهُمْ بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ۝ (الانعام آیت: ۱۰۹)

ترجمہ: اور تم انہیں جنہیں وہ اللہ کے سوا (دعاؤں میں) پکارتے ہیں گالیاں نہ دو نہیں تو وہ دشمن ہو کر جہالت کی وجہ سے اللہ کو گالیاں دیں گے۔ اس طرح ہم نے ہر ایک قوم کے لئے اس کے عمل خوبصورت کر کے دکھائے ہیں۔ پھر انہیں اپنے رب کی طرف لوٹ کر جانا ہے جس پر وہ انہیں اس کی خبر دے گا جو وہ کرتے تھے۔

الغرض اسلام نے قیام عدل سے متعلق بہت ہی تفصیلی پُر حکمت اور غایت درجہ حسین و جمیل تعلیم دی ہے۔ اس طرح اس نے معاشرہ میں سے ظلم کی جڑ کاٹ کر رکھ دی ہے اور ایسے حالات پیدا کرنے کا پورا پورا اہتمام کیا ہے کہ جن کے نتیجہ میں باہمی خیر سگالی دوستی اور امن و آشتی کو فروغ حاصل ہوتا چلا جائے۔ جملہ مذاہب میں سے صرف اسلام ہی ہے جس نے عدل کی بنیادی اہمیت کو ایسے رنگ میں اجاگر کیا ہے کہ اگر انسان اس پر عمل پیرا ہوتے ہوئے قیام عدل کا پورا پورا اہتمام کریں تو ایسا حسین و جمیل معاشرہ معرض وجود میں آسکتا ہے کہ جو ساری دنیا کے لئے مشعل راہ کا کام دے سکے۔

۲۴ چوبیسواں سالانہ اجتماع انصار اللہ مرکزیہ

سیدنا حضرت اقدس ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے انصار اللہ مرکزیہ کے سالانہ اجتماع کے لئے ۳۰، ۳۱ اخاء / اکتوبر اور یکم نبوت / نومبر ۱۳۶۰ ہش / ۱۹۸۱ء بروز جمعہ، ہفتہ، اتوار کی تاریخیں منظور فرمائی ہیں۔

تمام ناظمین اضلاع، زعماء اعلیٰ اور زعماء کی خدمت میں گزارش ہے کہ اپنے اپنے حلقہ میں ان تاریخوں کے مطابق سالانہ اجتماع میں شرکت کی تیاری کریں اور کوشش ہو کہ

۱۔ تمام مجالس انصار اللہ کی سالانہ اجتماع میں سو فیصد نمائندگی ہو۔

۲۔ ہر مجلس سے زیادہ سے زیادہ انصار شریک اجتماع ہوں۔

(قائد عمومی مجلس انصار اللہ مرکزیہ ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ماریشس کے احمدی احباب کی قربانیوں کی چند جھلکیاں

۲ مکرم مولوی محمد اسماعیل صاحب منیر سابق مبلغ ماریشس

اجتماعی پروگراموں کے علاوہ انفرادی رنگ میں بھی تبلیغ کرنے والے دیوانے بھی موجود ہیں مثلاً بھائی غفور نوبی صاحب جو درزی کا کام کرتے ہیں مگر تبلیغ کا جنون ہے ان کی تبلیغ سے کئی غیر از جماعت احباب نے احمدیت قبول کی اور ایک چینی دوست جو بہائی تھے وہ بھی احمدی ہو کر محمود کے نام سے موسوم ہیں - پھر یہی دوست وقف عارضی کر کے ہمسایہ جزائر COMORE میں دوبار تشریف لے گئے جس کے نتیجہ میں وہاں بھی ہماری جماعت قائم ہو چکی ہے اور آجکل ماریشس کے مشنری انچارج مکرم مولانا صدیق احمد منور ایک مخلص بھائی صالح اچھا (واقف عارضی) کے ہمراہ وہاں تشریف لے گئے ہوئے ہیں جزائر COMORE میں احمدیت کا پیغام بھی ایک اور تبلیغی دیوانے عزیز شریف بخت نے پہنچایا تھا وہ بحری جہاز میں برطانیہ کے لئے روانہ ہوئے تو مشن سے تبلیغی لٹریچر لے گئے اور راستہ میں جہاں جہاں جہاز ٹھہرتا وہاں وہ نیک اور سعید روحوں کو تلاش کر کے انہیں لٹریچر دیتے چنانچہ COMORE جزائر میں بھی اس نے لٹریچر تقسیم کیا جس میں دلچسپی لینے والوں نے ہم سے خط و کتابت کی اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے ایک مخلص جماعت قائم ہو گئی - اسی طرح دوسرے بڑے ہمسایہ جزیرہ مالاگاسی (مڈغاسکر) میں بھی جماعت قائم ہو چکی ہے جہاں ہمارے مبلغ بھائی مولوی احمد شمشیر صاحب سوکیہ اور مولوی صالح محمد خانی بھی ان کی تربیت کے لئے پہنچے - تبلیغ کے لئے سفری سہولت کے لئے بھائی اسماعیل سبحان نے اپنی کار ہمیشہ ہی وقف رکھی اور جب دیکھا کہ اب پورا وقت کار کی ضرورت ہے تو ایک کار تحفہ کے طور پر مشن کو پیش کر دی

عزیزم عبدالحمید جگو نے ۱۹۶۰ء میں بیعت کی اپنے خاندان اور گاؤں سے پہلے احمدی تھے مگر تبلیغی جنون حد درجہ تک پہنچا ہوا کہ اپنے ہندو ساتھیوں کو بھی مسلمان کر لیا بلکہ جب حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز گذشتہ سال لندن گئے تو تین اہم بیعت کرنیوالوں میں سے ایک اس کا ساتھی تھا جو اس کی تبلیغی مساعی کا شکار ہو گیا تھا یہی نوجوان ہے جس نے لندن میں قانون کے امتحان میں سابقہ ریکارڈوں کو مات کر دیا ہے اور اب ایک اور امتحان ۱۴ر مئی کو دیا ہے اس کی کامیابی کے لئے دعا کی درخواست ہے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اور آپ دوستوں کی دعاؤں پر ہی بھروسہ ہے جن کی بدولت اب تک اس نے غیر معمولی ترقی کی ہے - اَللّٰھُمَّ زِدْ فَزِدْ

۸ر دسمبر ۱۹۶۱ء کو عاجز پہلی مرتبہ ماریشس پہنچا چند دن بعد حکومت کی سپریم کورٹ کے فیصلہ کے مطابق جماعت کے عہدیداروں کا انتخاب ہوا جس میں خلافت سے وابستہ احمدیوں کی فتح ہوئی اور اسی دن اعلان کیا گیا کہ اس فتح کو پائیدار بنانے کیلئے ہم اپنی مرکزی مسجد "دارالسلام" نامی واقع روز ہل کو لکڑی اور ٹین کی بجائے سیمنٹ سے پختہ بنائیں گے تا روز روز کے طوفان سے محفوظ ہو سکے - مسجد فنڈ کے لئے ۱۴۰۰/ روپے نقد جمع ہوئے اور ستمبر ۱۹۶۱ء میں اس دو منزلہ مسجد کی تعمیر شروع ہوئی اور ۱۳/۱۲ اپریل ۶۲ء کو اس پر دوسرا چھت ڈالا گیا حدیث میں آتا ہے کہ

من بنی للّٰہ مسجداً
بنی اللّٰہ لہ بیتاً فی
الجنّۃ

مگر احمدیوں نے جس اخلاص سے اس مسجد کی تعمیر میں حصہ لیا اس کے شاندار پھل انہوں نے دنیا میں مختلف رنگوں میں کھائے مثلاً ۱- احمدیوں نے اس کے لئے اپنی ہمت سے بڑھ کر مالی قربانی کی - ایک ہزار روپیہ ماہوار تک چندہ دینے والی جماعت نے تین ماہ کے قلیل عرصہ میں ۲۵,۰۰۰ روپے سے زائد رقم مسجد فنڈ میں جمع کر دی جس پر ہمیں خود یقین نہ آتا تھا کہ یہ رقم ہم احمدیوں نے جمع کی ہے مسجد کمیٹی روزانہ ہی رقم جمع کرنے جاتی - ایک رات نماز عشاء کے بعد ہم گئے تو راستہ میں بیوہ رجب علی صاحب کے مکان پر ٹھہرے بوندا باندی ہو رہی تھی سڑک سے ان کا کمرہ نصف فرلانگ دور تھا چاروں طرف اندھیرا چھایا ہوا تھا ہم نے سوچا کہ اس اسی سالہ بڑھیا سے اس وقت کیا ملیگا - چلو آگے چلتے ہیں مگر ہمارے ایک ممبر برادرم حمید مستن صاحب نے کہا کہ چلو اب آئے ہیں تو اس کی خیریت ہی پوچھ لیں ہم بارش میں بھیگتے بھاگم بھاگ کمرہ تک پہنچے دروازہ کھٹکھٹانے پر انکا بیٹا ابراہیم باہر آیا ابھی وہ ہم سے باتیں ہی کر رہا تھا کہ ہماری آواز سن کر اس کی بوڑھی والدہ خود ہی بیدار ہو کر باہر آ گئیں وہ اس بات پر خوشی سے پھولے نہ سماتی تھیں کہ احمدیہ وفد مشنری انچارج کے ہمراہ ان کے گھر پر آیا ہے خیر اس کی وجہ پوچھنے پر ہم نے اپنی آمد کی وجہ بتائی وہ بڑھیا فوراً اندر گئی اور ایک میلی کچیلی سی پوٹلی لائی اور مجھے تھما دی اور کہنے لگی کہ آج جمعہ ہے اور میں ہر جمعہ کی طرح آج بھی بس روپے چندہ مسجد فنڈ میں دے کر آئی تھی مگر اب آپ آ گئے ہیں تو یہ رقم میں نے اپنے بچے کی شادی کے لئے پیسہ پیسہ کر کے جمع کی ہے یہ سب حاضر ہے گنا تو ایک سو سے کچھ اوپر روپے تھے ہم نے رسید دی اور خدا تعالیٰ کی حمد کے ترانے گاتے ہوئے واپس لوٹے جس نے حضرت اقدس کے پروانوں کے دلوں میں مالی قربانی کا یہ جوش پیدا کیا ہے -

اس وسیع مسجد کی تعمیر کے لئے ہماری ہمت سے بڑھ کر مالی قربانیاں بھی کافی نہ تھیں اس لئے خدام الاحمدیہ نے فیصلہ کیا کہ ہم وقار عمل کے ذریعہ سے اس کام کو مکمل کریں گے چنانچہ انہوں نے اپنے اس عہد کو سچ کر دکھایا اور قریباً ایک لاکھ روپے کی مزدوری کا کام خود کیا - ۲۰ر ستمبر ۶۱ء سے لیکر ۱۳ر اپریل ۶۲ء تک روزانہ وقار عمل ہوتا رہا - ہفتہ اور اتوار کی تعطیلات میں سارا دن کام ہوتا اور دوسرے دنوں میں نماز عصر سے نماز عشاء تک کام ہوتا ۱۳/۱۲ اپریل کو دوسرے چھت کے لئے آخری بڑا وقار عمل ہوا جو صرف اپنوں کیلئے ہی نہیں بلکہ بیگانوں کے لئے بھی بے حد ایمان افروز ثابت ہوا - جس کے لئے ۴۰۰ سے زائد بوری سیمنٹ خرچ ہوا اور ۶۶ × ۶۶ پانچ انچ موٹا سلیب ۲۲ فٹ کی اونچائی پر ۲۵۰ خدام اطفال اور انصار نے مل کر ۳۷ گھنٹوں میں ڈالا - ہفتہ کے دن نماز فجر سے کام شروع ہوا سارا دن کام جاری رہا اور ساری رات بھی - راہ گیر حیرانی سے احمدی جنون کو کام کرتے دیکھتے رہے اتوار کے دن مارکیٹ آنیوالے مسلمان اور غیر مسلمان سبھی حیران تھے کہ یہ کیا ہو رہا ہے آخر رات ۹ بجے فلک بوس نعرہ تکبیر سے کام کی تکمیل کا اعلان کیا ان دو دنوں میں کام کرنیوالوں کی مہمان نوازی لجنات نے دل کھول کر کی اور کسی وقت بھی کسی چیز کی کمی محسوس نہ ہونے دی - اس وقار عمل کو آج تک وہاں کے وزیر اعظم اور ان کے ساتھی سبھی قدر کی نگاہ سے دیکھتے بلکہ دوسروں کے سامنے بطور نمونہ پیش کرتے ہیں -

اس وقار عمل کے دوسرے دن اتوار کو وہاں کا سب سے اہم سالانہ فٹ بال کا میچ مسلم سکاؤٹس اور فائر بریگیڈ کی دو اہم ٹیموں کے درمیان تھا جس کے لئے ٹکٹ بلیک مارکیٹ میں تگنی چوگنی قیمت پر بک رہے تھے اور ہمارے بیشتر رضاکاروں کی جیبوں میں بھی تھے خیال تھا کہ ایک دو بجے کام ختم ہو جائے گا پھر فٹ بال میچ دیکھنے جا سکیں گے مگر خدا نے اس دن خوب امتحان لیا - کام لمبا ہوتا گیا یہاں تک کہ میچ کا وقت بھی گذر گیا اور احمدی نوجوانوں نے دین کو دنیا پر مقدم کرنے کا عہد پورا کر دکھایا اور خدا تعالیٰ نے بھی اپنے وعدوں کے مطابق انہیں غیر معمولی برکات سے نوازا - اللہ تعالیٰ نے وقار عمل میں حصہ لینے والوں کے مکانات بھی اب پختہ بنوا دیئے ہیں - اور ان کے مالوں میں اتنی برکت ڈالی ہے کہ جہاں اس مسجد کے باہر جمعہ کے دن ایک آدھ کار ہوتی تھی اب بسیوں کاروں کی لائن لگی ہوئی ہوتی ہے -

اس وقار عمل کی برکت دیکھئے کہ ہمارے مخلص بھائی حاجی احمد اللہ بخش جو سپریم کورٹ میں ایک اہم عہدہ پر فائز تھے دفتر کا کام جلد جلد ختم کر کے نماز عصر سے پہلے ہی مسجد دارالسلام پہنچ جاتے تھے اور اپنے بچوں کو صبح سکول کی بجائے مسجد دارالسلام میں وقار عمل کے لئے بھجوا دیتے جن میں ہدایت اللہ - سعد اللہ اور ناصر بخش ہوا کرتے باپ اور بیٹے سبھی بہت اخلاص سے کام کرتے اور اللہ تعالیٰ نے انہیں اس کی جزا اس طرح دی کہ مسجد ابھی مکمل بھی نہ ہوئی تھی کہ ان کے بچے برطانیہ جا کر SETTLE (سیٹل) ہونے شروع ہو گئے اور آخری بچہ جو ان دنوں پیدا ہوا ہمارے ساتھ یہاں بیٹھا ہوا ہے (یعنی محمود بخش) اور بی ایس سی کا طالبعلم ہے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اسی وقار عمل کے دوران اتوار کی شام کو خاکسار نے ایک ضعیف العمر انصار بھائی لطیف بخت صاحب کو دیکھا کہ وہ بڑے جوش سے کام کر رہے ہیں ٹھنڈی ہوا چل رہی تھی سارا دن بوندا باندی کی وجہ سے موسم میں خنکی تو ویسے بھی تھی مگر ان کا جسم تیز بخار کی وجہ سے جل رہا تھا خاکسار نے ان سے بڑی لجاجت سے درخواست کی کہ آپ بیمار ہیں آرام کر لیں اب کام تو ختم ہی ہوا چاہتا ہے مگر سنیئے ان کا ایمان افروز جواب انہوں نے جواب دیا۔

مولانا ہماری زندگی میں ایسا موقع پھر کب ملے گا اس لئے اب کام مکمل کر کے ہی نیچے جاؤں گا۔ خدا تعالیٰ نے نہ صرف ان کو بخار سے نجات دی بلکہ مزید بیس سال عمر دی ۱۹۷۸ء میں مرکز میں جلسہ سالانہ میں شمولیت کا موقع بھی دیا اور حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ملاقات کی خواہش کو بھی پورا کر دیا۔ جس سے وہ بے حد مسرور تھے۔

وقار عمل کے دوران رات کے وقت ایسا موقع بھی آیا کہ ہمارے پاس سیمنٹ اور پتھر کی کمی محسوس ہوئی اس وقت دکانیں اور کارخانے سب بند تھے اور مالک آرام کی نیند سو رہے تھے ان کو ہمارے بھائی اسماعیل سبحان صاحب نے جا جگایا متعلقہ کلرکوں کو ڈھونڈا اور چوکیداروں سے چابیاں حاصل کر کے ادھار پر سامان فراہم کر دیا تا کام میں روک پیدا نہ ہو اور دو اڑھائی سو احمدی دیوانوں کو جو خدا کے کام میں دل لگائے ہوئے تھے مایوسی پیدا نہ ہو۔ اس وقت ان چیزوں کا مہیا ہونا ہی ایک معجزہ تھا اور مہیا کرنے والے دوست اسماعیل سبحان صاحب کا زبردست کارنامہ تھا۔

مسجد دارالسلام پر دوسرا چھت پڑنے کے بعد ڈھانچہ تو تیار ہو گیا مگر اب پلستر کروانے کا کام ہمہ وقت نگرانی چاہتا تھا جس کے لئے ہمارے ایک نہایت ہی بزرگ اور مخلص بھائی ہاشم خان مخدوم نے اپنی خدمات پیش کیں۔ وہ ہر روز بائیس ۲۲ میل کا سفر کر کے صبح سویرے اس کام کے لئے پہنچ جاتے دوپہر کے لئے کھانا ان کی بیگم جو ہم مربیان کی ماں بنی ہوئی ہیں ساتھ باندھ دیتی تھیں بلکہ کئی دفعہ وہ میرے لئے بھی دوپہر کا کھانا لے آتے اور اس طرح شام کو کام بند کرنے پر واپس تشریف لے جاتے کئی ہفتوں کے بعد کام مکمل ہوا تو میں نے آمد و رفت کے لئے کرایہ کی رقم پیش کی تو فرمانے لگے کہ میں نے خدا تعالیٰ کی خاطر کام کیا ہے۔ اسی سے بدلہ لوں گا۔

اس مسجد کے گراؤنڈ فلور میں ہم نے تعلیم الاسلام احمدیہ کالج کھولنے کے لئے درخواست دی وزارت تعلیم کا انگریز انسپکٹر عمارت کے معائنہ کے لئے اچانک آ گیا وہ کیا دیکھتا ہے کہ کمروں کی چھت کے لئے لکڑی کا قالب بن رہا ہے۔ کہنے لگا کہ یہ عمارت تو وقت پر مکمل نہیں ہو سکے گی کالج کیسے کھولیں گے۔ میں نے عرض کیا ہم عمارت خود بنا رہے ہیں نہ کہ بنوا رہے ہیں اس لئے ہمیں اپنے دیوانوں پر اعتبار ہے کہ وقت سے پہلے کام مکمل کر لیں گے آپ سکول کے کھلنے کی تاریخ سے دو چار دن پہلے آ جائیں اگر سب کچھ ٹھیک ہو تو اجازت دے دیں ورنہ نہ سہی۔ خدا تعالیٰ نے اپنی نصرت کا نشان پھر دکھایا اور وقت مقررہ سے پہلے کالج کے لئے پانچ کمرے تیار ہو گئے اور طلبہ نے پڑھائی شروع کر دی۔ وزیر تعلیم نے خود ایک دفعہ وزٹ (VIS) کیا واپسی پر تار کے ذریعہ ہمیں بلایا ہم ڈرتے ڈرتے گئے کہ پتہ نہیں کیا غلطی پکڑی گئی ہے مگر اللہ تعالیٰ کی شان کہ وزارت کے افسران نے بتایا کہ وزیر تعلیم آپ کے کالج سے بہت متاثر ہو کر آئے ہیں اور آتے ہی ہمیں حکم دیا ہے کہ آپکو بذریعہ تار بلا کر یہ خوشخبری سنائیں کہ آپ کے کالج کو پہلے سال ہی سرکاری گرانٹ دی جائے گی حالانکہ دوسروں کو پانچ سال کے بعد ملتی ہے۔

احمدیوں کی دعا خدا سنتا ہے

بارش خدا تعالیٰ کی بڑی نعمت ہے

وَجَعَلْنَا مِنَ الْمَآءِ كُلَّ شَيْءٍ حَيٍّ

کا اصول کارفرما ہے اور یہی حال ماریشس کا ہے وہاں کثرت سے بارشیں ہوتی ہیں جن سے فصلیں اگتی ہیں اور انسانوں اور جانوروں کے لئے پینے کا پانی بھی مہیا ہوتا ہے ۱۹۶۶ء کی بات ہے دو تین ماہ بارش نہ ہوئی گھاس تک خشک ہو گیا۔ پودے سوکھنے لگے یہاں تک کہ پینے کا پانی بھی راشن کر دیا گیا اور کچھ مدت بعد اس میں مزید کمی ہونے پر لوگوں کو مشکلات کا سامنا کرنا پڑا۔ وزیر اعظم کو بھی اس وقت کا احساس ہوا اور انہوں نے عوام سے "پانی بچاؤ" کی مہم پر عمل کرنے کی تلقین کی اور مذہبی راہنماؤں کو دعا کی تحریک کی۔ ہمارے احمدی احباب نے سنت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء میں نماز استسقاء کا پروگرام بنایا جس کا اعلان عام اخبارات کے علاوہ مسلمانوں کے روزنامہ LESTAR میں بھی شائع ہو گیا جس پر اخبار کے مالکوں نے مدیر برادرم صالح مہابیر کو بلا کر جواب طلبی کی

اس نے جواب دیا کہ احمدیوں نے بارش کیلئے دعا کی جو خدا تعالیٰ نے سن لی اور اس دن بارش بھی ہو گئی تھی۔ ایسے واقعات شائع کرنے کیلئے تو اخبار ہوتے ہیں۔

بعد میں انہیں ایک حکومت کی طرف سے جنرلزم میں اعلیٰ تعلیم کے حصول کیلئے وظیفہ مل گیا اور اس طرح وہ مخالفت کے برے اثر سے محفوظ ہو گئے۔

مساجد کی تعمیر کے سلسلہ میں مخلصین ماریشس نے خوب جوش و خروش دکھایا ہے۔ چنانچہ دارالسلام کی مرکزی مسجد کے علاوہ وہاں اب ساتویں مسجد بن رہی ہے۔ ان میں سے ایک مسجد کے لئے بیوہ مستن نے اپنے بچوں کی مدد سے سارا خرچ اٹھایا ہے اسی طرح دوسری خوبصورت مسجد فضل فنکس میں واقع ہے جو بھائی اسماعیل سبحان نے اپنے والد مرحوم کی یاد میں جماعت کو بنوا کر دی تھی۔ فنکس میں جماعت مختصر ہے مگر مسجد بہت وسیع ہے اس لئے بڑی خواہش رہتی ہے کہ یہ مسجد بھی کبھی حاضرین سے بھری ہوئی نظر آئے اس خواہش کی تکمیل میں ہماری بہنیں مردوں پر سبقت لے گئیں۔ اس برانچ کی لجنہ نے اپنا سالانہ اجتماع مسجد فضل میں کرنے کی اجازت لی اور دو تین ہفتے مسلسل جدوجہد کی۔ ساتھ ہی نماز تہجد باجماعت کے ذریعہ دعاؤں پر زور دیا تو اللہ تعالیٰ نے فضل فرمایا اور اجتماع کے دن عورتوں کی حاضری ۴۰۰ سے زائد ہو گئی اور کئی مستورات کو باہر کھڑے ہو کر تقاریر سننی پڑیں۔ حاضرات میں احمدیوں کے علاوہ دیگر فرقوں اور مذاہب سے تعلق رکھنے والی خواتین بکثرت شامل ہوئیں اور لجنہ ماریشس کی تاریخ میں یہ اجتماع یادگار بن گیا۔

تریولے مسجد عمر بنانے میں سدھن خاندان نے بڑی دلچسپی لی اور اسی کی برکت سے ان کا ایک نونہال عزیزم منظور آج ہمارے یہاں حاضر ہے۔ ویسے بھی احمدی مستورات جماعتی کاموں اور چندوں میں خوب دلچسپی لیتی ہیں۔ نماز باجماعت میں پردہ کی رعایت سے مساجد میں حاضر ہوتی ہیں۔ اعتکاف میں شامل ہوتی ہیں۔ انکی اپنی قرآن کلاسیں پندرہ پندرہ دن جاری رہتی ہیں جن میں شامل ہونے والی بعض مستورات کو ۲۴ میل کا سفر کر کے روزانہ آنا پڑتا ہے۔ یہ سب لجنہ کی برکات ہیں

اَللّٰهُمَّ زِدْ فَزِدْ

میں ماریشس کے احمدی احباب کی قربانیوں کی چند جھلکیاں ہی پیش کر سکا ہوں مگر اپنے ذاتی تجربہ کی بناء پر پورے وثوق سے کہتا ہوں کہ ان فدائی احمدیوں پر بھی حضرت مصلح موعود کے یہ الفاظ صادق آتے ہیں۔ آپ فرماتے ہیں کہ

"خدا نے مجھے وہ تلواریں بخشی ہیں جو کفر کو ایک لحظہ میں کاٹ کر رکھ دیتی ہیں خدا نے مجھے وہ دل بخشے ہیں جو میری آواز پر ہر قربانی کے لئے تیار ہیں میں انہیں سمندروں کی گہرائیوں میں چھلانگ لگانے کیلئے کہوں تو وہ سمندر میں چھلانگ لگانے کے لئے تیار ہیں۔ میں انہیں پہاڑوں کی چوٹیوں سے اپنے آپ کو گرانے کیلئے کہوں تو وہ پہاڑوں کی چوٹیوں سے اپنے آپ کو گرا دیں۔ میں انہیں جلتے ہوئے تنوروں میں کود جانے کا حکم دوں تو وہ جلتے ہوئے تنوروں میں کود کر دکھا دیں۔ اگر خودکشی حرام نہ ہوتی۔ اگر خودکشی اسلام میں ناجائز نہ ہوتی تو میں اس وقت تمہیں یہ نمونہ دکھا سکتا تھا کہ جماعت کے سو آدمیوں کو میں اپنے پیٹ میں خنجر مار کر ہلاک ہو جانے کا حکم دیتا اور وہ سو آدمی اسی وقت اپنے پیٹ میں خنجر مار کر مر جاتا۔

. . . . . .

(الفضل ۱۸ فروری ۱۹۵۰ء صفحہ ۷ آخری کالم)

وَاٰخِرُ دَعْوٰنَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نماز باجماعت کی اہمیت

(محترم ناظر صاحب اصلاح و ارشاد ربوہ)

مذہب کا اہم ترین حصہ عبادت الٰہی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ہر مذہب میں عبادت الٰہی کا حکم دیا گیا ہے۔ اگر عبادت کو ترک کر دیا جائے تو مذہب صرف رسم و رواج کا نام بن کر رہ جائے گا۔

اسلام نے نماز کی شکل میں عبادت الٰہی کو ایک جامع اور مکمل صورت دی ہے اور اسے باجماعت ادا کرنے کا حکم دیا۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے

وَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ
وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ
وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ
لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ۔

(۲۴/۵۷)

اور تم سب نمازوں کو قائم کرو اور زکوٰۃ دو اور اس رسول کی اطاعت کرو تاکہ تم پر رحم کیا جائے۔

قرآن مجید میں جہاں بھی اللہ تعالیٰ نے نمازوں کی ادائیگی کا حکم دیا ہے وہاں عموماً اَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ یا اَقَامُوا الصَّلٰوةَ یا يُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ کے الفاظ ہی استعمال فرمائے جس سے مومن نمازوں کو صرف ادا ہی نہیں کرتے بلکہ قائم کرتے ہیں۔ اور نماز کا قیام جماعت کے ساتھ ہی ہوتا ہے چنانچہ اقامت جو نماز کھڑی ہونے کا اعلان ہوتا ہے صرف باجماعت نمازوں میں ہی کہی جاتی ہے۔

پس نماز کی ادائیگی کا اصل حکم نماز باجماعت پڑھنا ہے۔ انفرادی طور پر نماز کی ادائیگی کسی عذر کی بناء پر ہی ہو سکتی ہے

يُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ

میں یہی اشارہ ہے کہ مومن صرف خود ہی نماز نہیں پڑھتے بلکہ دوسروں کو ساتھ لے کر ادا کرتے ہیں

شریعت نے انفرادی نماز کی نسبت باجماعت نماز کا بہت زیادہ ثواب رکھا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔

صَلٰوةُ الرَّجُلِ
فِيْ جَمَاعَةٍ تَزِيْدُ
عَلٰى صَلَاتِهٖ فِيْ
سُوْقِهٖ وَبَيْتِهٖ
بِضْعًا وَّعِشْرِيْنَ
دَرَجَةً وَذَالِكَ
اَنَّ اَحَدَهُمْ
اِذَا تَوَضَّاَ فَاَحْسَنَ
الْوُضُوْءَ ثُمَّ اَتَى
الْمَسْجِدَ لَا يُرِيْدُ
اِلَّا الصَّلٰوةَ لَا
يَنْهَزُهٗ اِلَّا الصَّلٰوةُ
لَمْ يَخْطُ خُطْوَةً اِلَّا
رُفِعَ لَهٗ بِهَا دَرَجَةٌ
وَحُطَّ عَنْهُ بِهَا
خَطِيْئَةٌ حَتّٰى يَدْخُلَ
الْمَسْجِدَ كَانَ فِي
الصَّلٰوةِ (مَا كَانَتِ
الصَّلٰوةُ هِيَ تَحْبِسُهٗ)
وَالْمَلَائِكَةُ يُصَلُّوْنَ
عَلٰى اَحَدِكُمْ مَا
دَامَ فِيْ مَجْلِسِهِ
الَّذِيْ صَلّٰى فِيْهِ
يَقُوْلُوْنَ اَللّٰهُمَّ
ارْحَمْهُ، اَللّٰهُمَّ
اغْفِرْ لَهٗ، اَللّٰهُمَّ
تُبْ عَلَيْهِ مَا لَمْ
يُؤْذِ فِيْهِ مَا لَمْ
يُحْدِثْ فِيْهِ۔

(بخاری کتاب الصلوٰۃ باب فضل الجماعۃ)

کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

کسی شخص کا جماعت کے ساتھ نماز پڑھنا۔ بازار یا گھر میں اکیلے نماز پڑھنے سے بیس گنا سے بھی کچھ زیادہ ثواب کا موجب ہوتا ہے اور یہ فرق اسلئے ہوتا ہے کہ جب ایک شخص اچھی طرح وضو کرے پھر نماز کی نیت سے مسجد کی طرف آئے اور نماز کے سوا کوئی اور مقصد اسے مسجد میں لانے کا موجب نہ ہو تو مسجد کی طرف ہر قدم اٹھانے پر اس کا ایک درجہ بلند ہو جاتا ہے اور ایک گناہ معاف ہو جاتا ہے یہاں تک کہ وہ مسجد میں داخل ہو جاتا ہے پھر جب تک وہ نماز کی خاطر مسجد میں رہتا ہے نماز میں ہی مصروف شمار ہوتا ہے اور فرشتے اس پر درود بھیجتے رہتے ہیں وہ کہتے ہیں اے اللہ اس پر رحم کر، اس کو بخشش دے اور اس کی توبہ قبول کر یہ دعائیں اس وقت اس کے لئے جاری رہتی ہیں جب تک وہ کسی کو تکلیف نہیں دیتا اور باوضو رہتا ہے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اس حدیث سے نماز باجماعت کی اہمیت واضح ہو جاتی ہے۔ جماعت کی صورت میں نہ صرف اسے بیس گنا سے زیادہ نماز کا ثواب ملتا ہے، اسکے بیس گناہ معاف ہوتے ہیں، درجات بلند ہوتے ہیں اور فرشتوں کی دعائیں اسے حاصل ہوتی ہیں

حضرت مصلح موعود جماعت کے ساتھ نماز ادا کرنے کی تلقین کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

"رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نماز باجماعت کا اس قدر احترام فرماتے تھے کہ ایک دفعہ آپؐ کے پاس ایک نابینا آیا اور اس نے عرض کیا یا رسول اللہ! میرا مکان مسجد سے بہت بہت دور ہے اور چونکہ مجھے مسجد میں پہنچنے میں سخت دقت پیش آتی ہے اس لئے اگر آپ اجازت دیں تو اپنے گھر میں ہی نماز ادا کر لیا کروں .... رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بہت اچھا اگر تمہیں مسجد میں آتے ہوئے مشکل پیش آتی ہے تو تم اپنے گھر میں ہی نماز ادا کر لیا کرو۔ یہ سن کر وہ نابینا گھر کی طرف چل پڑا مگر ابھی وہ تھوڑی دور ہی گیا تھا کہ آپؐ نے صحابہؓ سے فرمایا اس کو واپس بلاؤ۔ وہ جب واپس آیا تو آپؐ نے اس سے دریافت فرمایا کہ تمہارے گھر میں اذان کی آواز پہنچ جاتی ہے۔ اس نے عرض کیا ہاں یا رسول اللہ اذان کی آواز تو پہنچ جاتی ہے آپؐ نے فرمایا اگر اذان کی آواز تمہارے گھر میں پہنچ جاتی ہے تو چاہیے تمہیں مسجد میں آتے وقت ٹھوکریں لگیں اور تم زخمی ہو جاؤ مسجد میں ضرور آیا کرو۔ اسی طرح رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دفعہ فرمایا میرا جی چاہتا ہے کہ جب عشاء یا صبح کی نماز ہو تو میں اپنی جگہ کسی اور کو کھڑا کر دوں اور کچھ لوگوں کو ساتھ لے کر ان کے سروں پر لکڑیوں کے گٹھے رکھ کر سارے شہر کا چکر لگاؤں اور جو لوگ گھروں میں بیٹھے ہوئے ہوں ان کے گھروں کو آگ لگا دوں۔ آپؐ نے عملاً ایسا نہیں کیا مگر اس سے اتنا تو ظاہر ہے کہ آپؐ کے دل میں نماز باجماعت کی کس قدر اہمیت تھی۔ آپؐ نے اس مثال کے ذریعہ لوگوں کو سمجھایا کہ جو لوگ باجماعت نماز ادا نہیں کرتے وہ اپنے آپکو دوزخ کا ایندھن بنانے کی کوشش کرتے ہیں بیشک دنیا میں نیکی کے اور بھی بہت سے کام ہیں لیکن نماز کو خدا تعالیٰ نے سب سے مقدم قرار دیا ہے۔ اور سوائے اسکے کہ کوئی معذوری ہو یا کوئی ہنگامی کام پڑ جائے نمازوں کے اوقات میں مسجد میں آنا نہایت ضروری ہے"

(تفسیر کبیر جلد پنجم حصہ سوم صفحہ ۲۰۰۱۹)

احباب جماعت کو چاہیئے کہ وہ نماز باجماعت کی اہمیت اور برکت کو ذہنوں میں بٹھائیں۔ خود بھی اس پر کاربند ہوں اور دوسروں کو بھی تلقین کریں۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہم سب کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سالانہ تربیتی اجتماع انصار اللہ ضلع پشاور

۲۱ اپریل ۱۹۸۱ء کو مسجد احمدیہ سول کوارٹرز پشاور میں یک روزہ تربیتی اجتماع منعقد ہوا جسمیں محترم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب صدر مجلس انصار اللہ مرکزیہ نے شرکت فرمائی۔ اجتماع میں اضلاع پشاور اور مردان کی مختلف مجالس کے دو صد انصار شریک ہوئے۔

پہلا اجلاس زیر صدارت محترم صاحبزادہ صاحب تلاوت قرآن کریم سے شروع ہوا جو مکرم چوہدری ناصر احمد صاحب نے فرمائی۔ مکرم قاضی نسیم احمد صاحب نے حضرت مصلح موعود کا منظوم اردو کلام خوش الحانی سے سنایا۔ اس کے بعد محترم صاحبزادہ صاحب نے خطاب فرمایا جو تقریباً ڈیڑھ گھنٹہ تک جاری رہا۔ آپ نے اپنی اس شدید خواہش اور تڑپ کا اظہار فرمایا کہ سرحد کی مجالس احمدیت کی ترقی کی دوڑ میں سبقت لے جائیں۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے احمدیت کے وجود میں ترقی اور عروج کی خصوصیت محض اپنے فضل سے رکھی ہے۔ جس کی مثال قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے شجرہ طیبہ کے طور پر بیان فرمائی ہے۔ آپ نے فرمایا احمدیت خدا تعالیٰ کے ہاتھ کا لگایا ہوا پودا ہے۔ جب بھی دشمن نے اس پودے کو مسلنے کی کوشش کی تو نتیجہ اس کے الٹ نکلا۔ آپ نے جماعت احمدیہ پشاور کے ہر حصہ کو اپنی ذمہ داریاں کما حقہ ادا کرنے کی تلقین فرمائی اور نہایت درد کے ساتھ فرمایا کہ ہمیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اسوہ حسنہ پر عمل کرتے ہوئے اپنے فرائض پورے کرنے کے لئے ہر دکھ اور مصیبت کو اپنے جسم پر قبول کرنا چاہیئے۔ آپ نے احباب کو نصیحت فرمائی کہ وہ بہت زیادہ دعاؤں کی عادت ڈالیں اور اپنے اندر حقیقی اطاعت اور نظم و ضبط کی روح پیدا کریں۔ خطاب کے آخر میں آپ نے حاضرین کے بہت سے سوالات کا بھی جواب دیا۔ جس کے بعد آپ نے اجتماعی دعا کرائی جس پر پہلا اجلاس اختتام پذیر ہوا۔

دوسرا اجلاس زیر صدارت محترم مرزا مقصود احمد صاحب ... جماعت ... ضلع پشاور ساڑھے سات بجے شام منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن کریم مکرم ارشاد احمد خان صاحب آف مردان نے کی اور مکرم قاضی نسیم احمد صاحب نے حضرت اقدس کا منظوم اردو کلام ترنم سے سنایا۔ اس کے بعد مکرم چوہدری ہادی علی صاحب اور مکرم مولانا چراغ صاحب مربیان سلسلہ نے علی الترتیب "ابن مریم" اور جماعت احمدیہ کے قیام کی غرض و غایت کے عناوین پر تقاریر کیں۔ تقاریر کے بعد دونوں مقررین نے حاضرین کے بہت سے سوالات کے جوابات دیئے۔ یہ اجلاس ۱۰ بجے شب تک جاری رہا۔ آخر میں صدر اجلاس نے اجتماعی دعا کرائی اور اس طرح یہ بابرکت اجتماع اختتام پذیر ہوا۔

(ڈاکٹر داؤد احمد منتظم اصلاح و ارشاد مجلس انصار اللہ پشاور)

دعائے مغفرت

برادرم مکرم شیخ مسعود الرحمٰن صاحب صحابی ساکن نارنگ منڈی (ابن حضرت میاں جمیل الرحمٰن صاحب یکے از ۳۱۳۔ اصحاب حضرت اقدس رئیس خاجی پور ریاست کپورتھلہ) کی اہلیہ صاحبہ جو مرض یرقان سے بیمار میو ہسپتال لاہور میں زیر علاج تھیں۔ مورخہ ۸/۵/۸۱ بروز جمعہ ۲ بجے دوپہر ہسپتال مذکور میں وفات پا گئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ میت کو لاہور سے نارنگ لا کر شب کو ۱۲ بجے تدفین سے فارغ ہوئے۔ بھائی صاحبہ مرحومہ مکرم ڈاکٹر رحیم بخش صاحب کی صاحبزادی اور مکرم فضل الرحمٰن صاحب پشاور کی چھوٹی ہمشیرہ حقیقی تھیں۔ مرحومہ کی اولاد میں ۳ لڑکے اور ۲ لڑکیاں ہیں۔ دو بڑے لڑکے جرمنی میں ہیں۔ سب سے چھوٹا پسر زیر تعلیم نارنگ میں ہے۔ ہر دو دختران شادی شدہ ہیں۔ لڑکوں میں سے ابھی کسی کی شادی نہیں ہوئی۔ بھائی صاحب مسعود الرحمٰن کی آنکھوں میں موتیا اترا ہوا ہے۔ احباب کرام سے بھائی صاحب مرحومہ کی مغفرت اور پسماندگان کے لئے صبر و استقامت کے لئے دعا کی جائے۔

(سید عبدالرحمٰن ریٹائرڈ تحصیلدار، محلہ منزل ہمزہ دارالرحمت غربی ربوہ حال راولپنڈی)

قرارداد تعزیت

ممبران جماعت احمدیہ کے ایک ہنگامی اجلاس میں مندرجہ ذیل قرارداد تعزیت بالاتفاق منظور کی گئی:۔

"ممبران جماعت احمدیہ جہلم کا یہ غیر معمولی اجلاس مکرم چوہدری عبدالحلیم صاحب ایم۔ اے امیر جماعت احمدیہ جہلم و ضلع جہلم کی ناگہانی وفات پر گہرے رنج و غم کا اظہار کرتا ہے۔

مکرم امیر صاحب لمبے عرصہ سے جماعتی خدمات میں مصروف رہے ہیں۔ قائد خدام الاحمدیہ، زعیم انصار اللہ اور نائب امیر اور چار سال سے بطور امیر جماعت کی خدمت کی سعادت حاصل کی۔

آپ یکم جنوری ۱۹۲۲ء کو راہوالی ضلع گوجرانوالہ میں پیدا ہوئے۔ انتہائی محنت لگن اور خلوص سے پہلے اپنی ذاتی قابلیت سے اپنے حالات سنوارے۔ اسی دوران ذاتی تحقیق سے حضرت مصلح موعود کے عہد میں نور احمدیت سے منور ہوئے۔ ساری زندگی احمدیت کے سچے عاشق اور فدائی رہے۔ مرکز سلسلہ سے عشق کی حد تک لگن تھی۔ یہی عشق احباب جماعت میں پیدا کرنے کی کوشش کرتے۔ انتہائی کٹھن حالات میں بھی بلند حوصلگی اور اعلیٰ اخلاق کا نمونہ دکھاتے۔ مشکل حالات میں بھی طبیعت کی شگفتگی برقرار رہتی۔

گزشتہ دس سال سے بعارضہ قلب بیمار تھے۔ مشکل حالات میں بھی اپنی رفیقہ حیات (جو محترم قاضی محمد نذیر صاحب فاضل لائل پوری کی ہمشیرہ ہیں) کو صبر کی تلقین کرتے رہتے بلکہ وفات سے چند لمحات قبل بھی صبر کی تلقین اور راضی برضائے الٰہی رہنے کی تلقین کرتے رہتے۔

۲۸ اپریل صبح ۳ بجے نماز تہجد کے لئے اٹھے۔ دل کا دورہ پڑا اور اسی حالت میں جبکہ صبح فجر کی اذانیں ہو رہی تھیں۔ اپنے خدا کے حضور پہنچ گئے۔

اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ

مرحوم موصی تھے۔ مکرم مولانا عبدالمالک خاں صاحب نے نماز جنازہ پڑھائی اور بہشتی مقبرہ میں تدفین عمل میں آئی۔ مکرم امیر صاحب کی وفات سے جماعت احمدیہ جہلم اپنے مخلص و فدائی بزرگ سے محروم ہو گئی ہے۔ اس افسوسناک سانحہ پر ہم ممبران جماعت مرحوم کے جملہ لواحقین سے دلی تعزیت کرتے ہیں۔ دعا گو ہیں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو جنت الفردوس میں جگہ عطا فرمائے۔ آمین اور پسماندگان کا حامی و ناصر ہو آمین۔

(ہم ہیں ممبران جماعت احمدیہ جہلم شہر)

تحریک جدید میں انصار اللہ کی شمولیت کا ٹارگٹ

سو فیصد شمولیت

"میں حکم دیتا ہوں کہ انصار اپنی تنظیم کے لحاظ سے جماعتوں کے ساتھ پورا پورا تعاون کریں۔"

(ارشاد حضرت اقدس ایدہ اللہ تعالیٰ)

۱۹۸۱ء میں تحریک جدید کے مالی جہاد میں ہر رکن مجلس انصار اللہ کو شامل کیا جائے۔ موجودہ صورت حال یہ ہے۔ (بموقع مشاورت اپریل ۱۹۸۱ء)

گذشتہ تین سال کے تقابل کے ساتھ انصار کی شمولیت:۔

۱۹۷۸ء ۷۷ فیصد، ۱۹۷۹ء ۸۰ فیصد، ۱۹۸۰ء ۸۲/۱۲ فیصد۔

۱۹۸۱ء سال رواں میں ۸۲/۱۲ فیصد کمی کو پورا کر کے شمولیت کو سو فیصد بنایا جائے۔ جملہ مجالس سعی بلیغ فرمائیں۔

بشیر احمد

(قائد تحریک جدید مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصایا

ضروری نوٹ:-

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جا رہی ہیں کہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

مسل نمبر ۶۸۵ م ۲:-

میں ماسٹر محمد اسماعیل ولد مولوی نظام الدین صاحب قوم ڈھڈی پیشہ ریٹائرڈ ٹیچر عمر ۷۴ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دارالرحمت شرقی ربوہ حال اسلام آباد بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۷/۹/۸۱ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱۰/۱ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے۔ جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔

(۱) نقد رقم -/۴۰۰۰ روپے۔

(۲) ایک عدد مکان ۲۵/۳ واقع دارالرحمت شرقی جو کہ سال ہوئے بیٹے کے نام لگوایا ہے اس وقت مجھے مبلغ -/۲۶۰ روپے ماہوار بصورت پنشن مل رہے ہیں۔ میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱۰/۱ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر اگر کوئی ہوگی حصہ آمد بشرح چندہ عام تا زیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتا رہوں گا۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

العبد:- محمد اسماعیل ۵۱۲ - سی کوارٹر نمبر ۵ جی سیکشن اسلام آباد۔

گواہ شد:- شریف احمد سیکرٹری مال اسلام آباد - وصیت ۱۹۴۲۵۔

گواہ شد:- عبدالستار علیم وصیت ۱۵۱۰۰ اسلام آباد۔

مسل نمبر ۶۸۶ م ۱:-

میں حمیدہ بیگم زوجہ اللہ دتہ صاحب قوم کشمیری پیشہ خانہ داری عمر ۵۰ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن بریڈ فورڈ لندن بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۷/۹/۸۱ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد و منقولہ و غیر منقولہ کے ۱۰/۱ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل متروکہ جائیداد و منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔

(۱) زیور طلائی ۱۰ تولے مالیتی -/۱۰۰ پونڈ۔

(۲) حق مہر -/۵۰۰ روپے

"میں اقرار قانونی اور شرعی کرتی ہوں کہ مجھے یا میرے کسی وارث کو کسی حالت میں کبھی بھی یہ حق نہ ہوگا کہ اپنا ادا کردہ چندہ وصیت یا ادا کردہ حصہ جائیداد کی واپسی کا مطالبہ کریں۔"

اس وقت مجھے مبلغ پندرہ پونڈ ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱۰/۱ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر اگر کوئی ہوگی حصہ آمد بشرح چندہ عام تا زیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتی رہوں گی۔

میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

العبد:- حمیدہ بیگم اہلیہ اللہ دتہ صاحب لندن

گواہ شد:- محمد یامین نذیر وصیت ۴۸۰۵ لندن

گواہ شد:- نذیر احمد ڈار وصیت ۵۲۶۳ لندن

الفضل سے تعاون کرنیوالے احباب کا شکریہ

خاکسار نے حال ہی میں بسلسلہ توسیع اشاعت الفضل فیصل آباد کا ایک مختصر دورہ کیا ہے۔ اس دورہ کی تحریک مکرم چوہدری احمد دین صاحب ناظم علی مجلس انصار اللہ ضلع فیصل آباد نے کی تھی۔ میرے اس دورہ کو کامیاب بنانے کے لئے مندرجہ ذیل احباب نے پوری پوری کوشش کی۔ اللہ تعالیٰ ان سب کو جزائے خیر دے۔ اور انہیں دینی و دنیوی نعمتوں سے مالا مال کرے۔ آمین۔

مکرم و محترم شیخ محمد احمد صاحب مظہر ایڈووکیٹ امیر جماعت احمدیہ فیصل آباد نے اپنے خطبہ جمعہ میں زوردار الفاظ میں احباب کو الفضل کی خریداری کی طرف توجہ دلائی۔ خاکسار ان کا صدق دل سے مشکور ہے۔

مکرم چوہدری احمد دین صاحب نے خاکسار کے لئے اپنا سکوٹر وقف کر دیا تھا اور مختلف حلقوں میں خاکسار کو لے جاتے رہے ہیں۔ اور لاتے رہے ہیں اور لوگوں کو تحریک بھی کرتے رہے۔

مکرم ڈاکٹر فضل کریم صاحب کریم میڈیکل ہال فیصل آباد نے بھی اس سلسلہ میں پورا پورا تعاون کیا اور خاکسار کو اپنے سکوٹر پر احباب کے پاس خود لے جا کر خریدار بنایا اور ان سے وصولی بھی کی۔

مکرم شیخ عبدالستار صاحب صدر حلقہ کریم پورہ نے دوستوں کے پاس خود جا کر تحریک کی اور ان سے اعانت بھی وصول کی۔

مکرم چوہدری مقصود احمد صاحب صدر حلقہ ٹاہلہ کالونی نے بھی اس بارہ میں بہت امداد فرمائی۔

مکرم چوہدری غلام باری صاحب ساہی مسلم پارک نے بھی خاکسار سے پورا پورا تعاون کیا۔

اسی طرح مکرم نظام الدین صاحب مہمان مربی سلسلہ احمدیہ نے بھی خاکسار سے بھرپور تعاون کیا اور میرے ساتھ پھرتے رہے اور احباب کو الفضل کے خریدار بننے کی تلقین کرتے رہے۔

میں ان تمام کا شکرگزار ہوں۔ اللہ تعالیٰ انہیں جزائے خیر دے۔ آمین۔

(گیانی عباد اللہ مبشر الفضل - ربوہ)

تعزیت احباب

ہمارے پھوپھا جان محترم جناب چوہدری عبدالحلیم صاحب امیر جماعت احمدیہ جہلم جو کہ ۱۰ اپریل ۸۱ء کو جہلم میں وفات پا گئے تھے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ کی وفات پر ہمیں اپنے رشتہ داروں، عزیزوں اور جماعت احمدیہ جہلم کی طرف سے تعزیت کے پیغامات وصول ہوئے ہیں جن میں کا جواب دینا مشکل ہے۔ اس لئے الفضل کے ذریعہ سے ہم تمام احباب کے شکر گزار ہیں جنہوں نے اس مشکل کے وقت میں ہمارے ساتھ دلی ہمدردی کا اظہار کیا۔

(ناصر محمد عبدالرشید و برادران - ناصر پرنٹنگ پریس گلبرگ لاہور)

اطفال و ناصرات متوجہ ہوں

اطفال الفضل و ناصرات کے لئے مرکزی مقابلہ مضمون نویسی کا عنوان "سیرت حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ" جس میں اول دوم سوم انعامات -/۱۰۰ روپے، -/۵۰ روپے اور -/۱۰۰ روپے مقرر ہیں۔ شرائط درج ذیل ہیں:-

۱۔ مضمون دو سے اڑھائی ہزار الفاظ پر مشتمل ہو۔

۲۔ پیشانی پر حوالے مکمل اور صاف لکھیں۔

۳۔ مضمون ناظم صاحب اطفال یا سیکرٹری صاحبہ ناصرات کی تصدیق سے ۱۵ جون ۱۹۸۱ء تک بھیج دینا چاہئے۔

(سیکرٹری اشاعت طفل و ناصرات ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اشد فوری ضرورت

محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب چیف میڈیکل آفیسر فضل عمر ہسپتال ربوہ

فضل عمر ہسپتال میں کچھ آسامیاں دیر سے خالی ہیں۔ باوجود الفضل میں بار بار اعلان کرنے کے کسی احمدی کو یہاں آکر کام کرنے کی توفیق نہیں ملی۔ حضرت مصلح موعودؓ کا ایک ارشاد خاکسار احباب جماعت کے سامنے رکھنا چاہتا ہے۔ ۱۹۵۶ء میں ہسپتال کو لیڈی ڈاکٹر کی ضرورت تھی۔ الفضل میں بار بار اس کے لئے اعلان کروایا۔ مگر کسی احمدی لیڈی ڈاکٹر نے اپنے آپ کو پیش نہ کی۔ خاکسار یہ معاملہ حضرت مصلح موعودؓ کے نوٹس میں لایا تو حضور نے نہایت افسوس اور غصہ کا اظہار فرمایا۔ اور خاکسار کو حکم دیا کہ اگر احمدی لیڈی ڈاکٹرز سلسلہ کی خدمت کے لئے نہیں پیش کرتیں۔ تو تم Pakistan Times میں اشتہار دو۔ بے شک کوئی عیسائی یا غیر از جماعت لیڈی ڈاکٹر آجائے۔ چنانچہ خاکسار نے Pakistan Times میں اشتہار دیا۔ اور ایک غیر از جماعت لیڈی ڈاکٹر نے بخوشی یہاں آکر کام کیا۔

اب پھر عرصہ سے وہی حالات ہیں جس کا بے حد افسوس ہے۔ ہسپتال کی مندرجہ ذیل آسامیوں کے لئے کارکنان کی ضرورت ہے۔ لہذا احمدی دوست یا بہنیں جو مرکز سلسلہ کے لئے غیرت رکھتے ہیں وہ اپنے آپ کو اس کے لئے پیش کریں۔ یکم جولائی سے صدر انجمن احمدیہ انشاء اللہ گریڈز بڑھا رہی ہے۔

آسامیاں

۱۔ لیڈی ڈاکٹر ایک آسامی
۲۔ سٹاف نرس یا ملٹری سے ریلیز میل نرس تین آسامیاں
۳۔ Anaesthetist ایک آسامی
۴۔ ڈسپنسر دو آسامیاں
۵۔ سٹور کیپر جو میڈیسن کا کام جانتا ہو ملٹری کا ریلیز شدہ ایک آسامی
۶۔ بیلدار دو آسامی
۷۔ ڈرائیور ایک آسامی

احباب جماعت اس طرف فوری توجہ فرمائیں اور اپنے آپ کو خدمت کے لئے پیش کریں۔

امریکہ سے الیکٹرونکس کے کورسز

امریکہ سے بذریعہ خط و کتابت الیکٹرونکس کے مختلف کورسز کرنے اور ڈپلومہ کے حصول کے بارہ میں معلومات حاصل کرنے کے لئے درج ذیل پتہ پر معہ جوابی لفافہ خط تحریر فرمائیں

الطاف قدیر
پریذیڈنٹ احمدیہ سٹوڈنٹس ایسوسی ایشن کراچی
معرفت احمدیہ ہال، میگزین لین، کراچی

خلاصہ خطبہ جمعہ

(بقیہ صفحہ اول)

کسی کو نہیں ملتیں۔ فرمایا اللہ تعالیٰ اپنا فضل کرے ہماری کمزوریوں پر مغفرت کی چادر ڈالے اور جس کے ہم مستحق نہیں وہ بھی ہمیں عطا کرے آمین

بعد ازاں حضور نے گزشتہ خطبات کے تسلسل میں ایک بصیرت افروز خطبہ ارشاد فرمایا اور اس کے بعد جمعہ اور عصر کی نمازیں جمع کر کے ادا فرمائیں۔ اس موقعہ پر حسب سابق اسلام آباد اور راولپنڈی کے علاوہ مضافات کی جماعتوں کے احباب بھی کثیر تعداد میں آئے ہوئے تھے۔

خاکسار محمد شفیع اشرف
بیت الفضل اسلام آباد

تقریب شادی خانہ آبادی

خاکسار کے بڑے بیٹے الحاج سید جاوید اور شیرازی کا نکاح ہمراہ عزیزہ سیدہ جمال آراء مسرت بخاری بنت سید مبارک احمد شاہ صاحب بخاری آف دیونا ضلع گجرات بوض پچیس ہزار روپے مہر یکم مئی ۱۹۸۱ء بروز جمعۃ المبارک بمقام موضع دیونا ضلع گجرات امیر جماعت ہائے احمدیہ ضلع مکرم چوہدری منیر احمد خان صاحب نے پڑھا اور اجتماعی دعا کرائی۔

برات یکم مئی صبح آٹھ بجے موضع مونگ سے روانہ ہوئی۔ بوقت روانگی جناب امیر صاحب جماعت احمدیہ منڈی بہاؤ الدین مع بیدار بدر عالم صاحب نے اجتماعی دعا کرائی دن کے تقریباً ساڑھے بارہ بجے برات المبارک دیونا پہنچی۔ اور اسی دن خدا کے فضل سے واپس مونگ چھ بجے شام بخیر و خوبی پہنچی۔ دوسرے دن ۲ مئی کو خاکسار کے گھر پر دعوت ولیمہ منعقد ہوئی۔

عزیزہ جمال آراء مسرت بیگم سید محمد شاہ صاحب صحابی حضرت اقدس کی پوتی اور حضرت سید عین علی شاہ صاحب کی نواسی ہیں۔ سید جاوید انور۔ سید امام شاہ صاحب موصی کے پوتے اور سید بہار شاہ صاحب امرتسری کے نواسے ہیں۔ احباب سے رشتہ کی کامیابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

سید اصغر علی شاہ ولد سید امام شاہ موصی مرحوم آف مونگ منڈی بہاؤ الدین

دعائے مغفرت

مکرمہ امۃ المجید صاحبہ اہلیہ مکرم محمد اسمٰعیل صاحب بقاپوری پتے کے درد کی وجہ سے ۲۳ مئی ۱۹۸۱ء کو کراچی میں وفات پا گئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ

آپ محترم مرزا محمد شفیع صاحب سابق محاسب صدر انجمن احمدیہ قادیان کی صاحبزادی اور حضرت چھوٹی آپا صاحبہ مدظلہا کی حقیقی خالہ ہیں۔ ان کے شوہر ان کی نعش اگلے روز بذریعہ جناب ایکسپریس ربوہ لائے۔ نماز جنازہ بعد از نماز عشاء مکرم مولانا دوست محمد صاحب شاہد نے پڑھائی اور بہشتی مقبرہ میں تدفین کے بعد مکرم مولانا موصوف نے ہی دعا کرائی۔

احباب کرام سے مرحوم کی مغفرت اور بلندی درجات کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

گمشدہ نقدی

خاکسار کو کچھ نقدی بازار میں گری پڑی ملی ہے۔ جن صاحب کی ہو نشانی بتا کر وصول کریں۔

عبدالحمید زاہد معرفت میموریل فوٹو سروس گولبازار ربوہ

الفضل میں اشتہار دیکر اپنی تجارت کو فروغ دیں۔ (منیجر)

نظام کاجل

نظر اور آنکھوں کی خوبصورتی کے لئے
دواخانہ حکیم نظام جان
پوسٹ بکس نمبر 222
چوک گھنٹہ گھر گوجرانوالہ فون نمبر ۷۳۹۹

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

تردید

ماہ دسمبر ۱۹۸۰ء میں ایک اشتہار بعنوان "الحق ٹورسٹ ویگن" اخبار الفضل کی چند اشاعتوں میں چھپا تھا۔ جس میں یہ ظاہر کیا گیا تھا کہ اس فرم کے مالکان شفا میڈیکو نزد میو ہسپتال لاہور ہیں۔ مزید برآں یہ اشتہار چوہدری سمیع اللہ صاحب کی طرف منسوب کیا گیا تھا۔

ہم نہایت افسوس کے ساتھ یہ اعلان کرتے ہیں کہ یہ اشتہار "الحق ٹورسٹ ویگن" والوں نے شفا میڈیکو یا چوہدری سمیع اللہ صاحب کی اجازت کے بغیر شائع کروایا تھا۔ اور شفا میڈیکو یا چوہدری سمیع اللہ صاحب کا اس کمپنی کے ساتھ کوئی تعلق نہیں ہے۔ اور ہم اس سلسلہ میں معذرت خواہ ہیں۔

راجہ محمد افضل منیجر الحق ویگن سروس سرگودھا اڈہ جنرل بس سٹینڈ سرگودھا لاہور
(میڈ آفس سرگودھا)